سوال

(187)حج بدل اور اس کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے والد گرامی کا چند روز قبل انتقال ہوا، زندگی میں ان پر حج فرض نہیں ہوا تھا کیونکہ جب ان کے پاس زادسفر (رقم) کا بندوبست ہوا تو صحت کے حوالے سے سفر حج کے قابل نہ تھے۔ اب ان کی وفات کے بعد حج بدل کا حکم ان کے ورثاء پر لاگو ہوگا یا نہیں اور اگر ہوگا تو ان کی طرف سے کون حج ادا کرسکتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حج ارکان اسلام میں سے پانچواں رکن ہے اور یہ اس شخص پر فرض ہے جو اس کی استطاعت رکھتا ہو، استطاعت سے مراد یہ ہے:

1۔ بیت اللہ شریف جانے اور واپس آنے کا خرچہ اس کے پاس موجود ہو۔

2۔ اس کی عدم موجودگی میں گھر کے اخراجات کے لئے فاضل رقم موجود ہو۔

3۔ سفر حج پر امن ہو اور اس کے مال وجان کو کوئی خطرہ لاحق نہ ہو۔

4۔ جسمانی صحت اس قابل ہو کہ اس سفر کی صعوبتوں کو برداشت کرسکتا ہو۔

اگر کسی کے پاس حج اور اہل خانہ کے اخراجات موجود ہیں اور راستہ بھی پرامن ہے، مگر جسمانی صحت ساتھ نہیں دیتی تو وہ کسی تندرست شخص کو اپنی طرف سے حج کرواسکتا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حجۃ الوداع کے موقع پر ایک عورت آئی اور اس نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کا فریضہ جو اس کے بندوں پر عائد ہے اس نے میرے بوڑھے باپ کو پایا ہے مگر وہ سواری پر بیٹھنے کے قابل نہیں ہے تو کیا میں اس کی طرف سے حج کرسکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں تو اس کی طرف سے حج کرسکتی ہے۔'' [صحیح بخاری، الحج: ۱۵۱۳]

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ معذور آدمی اگر چاہے تو کسی کو اپنا نائب مقرر کرکے حج کراسکتا ہے، اسے ''حج بدل'' کہتے ہیں۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ جسے حج بدل کے لئے بھیجا جائے وہ پہلے خود اپنا فریضہ حج ادا کرچکا ہو، جیسا کہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کہا تھا کہ ''پہلے اپنی طرف سے حج کرو پھر شبرمہ کی طرف سے حج کرنا۔'' [ابوداود، المناسک: ۱۸۱۱]

صورت مسئولہ میں سائل کے والد کے پاس حج کے اخراجات تو موجود تھے لیکن وہ خود سفر حج کرنے کے قابل نہ تھے اور اسی حالت میں ان کا انتقال ہوگیا۔ اب اگر مرحوم کی اولاد اس کی طرف سے حج بدل کرانا چاہتی ہے تو شرعاًاس کی اجازت ہے لیکن اس کے لئے ایسے نیک شخص کا انتخاب کیا جائے جو پہلے اپنا حج کرچکا ہو، لیکن اس سلسلہ میں ایک بات ذہن نشین کرلینا چاہیے کہ اگر مرحوم نے حج کے لئے کچھ رقم مختص کی تھی اور وہ وفات کے وقت موجود تھی تو اسے اب حج کے لئے استعمال نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اب وہ رقم اس کا ''ترکہ'' شمار ہوگی، جسے ورثاء میں تقسیم کیا جائے گا۔ اگر تمام ورثاء بطیّب خاطر رضامند ہوں تو اس رقم کو حج کی مد میں استعمال کیا جاسکتا ہے یا پھر اولاد میں کوئی یا سب مل کر باپ کی طرف سے حج بدل کرانے کا بندوبست کریں۔ مختصر یہ ہے کہ ان کے ورثاء پر حج کا حکم لاگو نہیں ہے، ہاں، اگر چاہیں تو اس کی طرف سے حج بدل کراسکتے ہیں اور جس نے حج بدل کرنا ہے پہلے وہ اپنا حج کر چکا ہو۔ [واللہ اعلم]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:224